جاسکے۔ تنظیم کے لیے اہم ترین چیلنج اس بات کا تعین کرنا ہے کہ بحیرہ ایک بڑا آبی ذخیرہ (جھیل) ہے یا سمندر ۱۵۰۔ یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اگر کیسپین آبی ذخیرہ (بحیرہ یا جھیل) ہے جیسا کہ روس اور ایران کا دعوی ہے تو اس میں موجود تمام قدرتی دولت اور ذخائر کو مشترک ملکیت سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر یہ سمندر ہے جیسا کہ آذربائیجان' قازقستان اور ترکمنستان کا موقف ہے تو ہر ملک اپنی ساحلی حدود میں موجود قدرتی وسائل کے ذخائر کا مالک تصور ہوگا۱۵۱۔

ایران نے کوشش کی ہے کہ اس معاملے پر اختلافات کو مذکرات کے ذریعے حل کیا جائے اور اس سلسلے میں وہ دیگر ساحلی ممالک کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ ایران کی اس مصالحت پسندانہ پالیسی کی بدولت وہ اختلافات کے باوجود کیسپین کے سواحل پر واقع اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات برقرار رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔

ایران ۔ سابق سوویت ریاستوں کے تعلقات کے ضمن میں ایران کے قومی اداروں کا کردار

وسط ایشیائی ریاستوں اور قفقاز و روس کے ساتھ اجتماعی تعلقات کے ضمن میں ایرانی وزارت خارجہ کا ایک ذیلی ادارہ "انسٹی ٹیوٹ فارپولیٹیکل اینڈ انٹرنیشنل سٹڈیز" (آئی پی آئی ایس) اور ایک دیگر ایرانی ادارہ "آفس فار ریسرچ اینڈ ایجوکیشن" (او آر ای) انتہائی فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ آئی پی آئی ایس میں وسطی ایشیا اور قفقاز پر تحقیق و مطالعہ کے لیے ایک مستقل سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو "سنٹر فار دی سٹڈی آف سنٹرل ایشیا اینڈ دی کا کیسس" (سی ایس سی اے سی) کہلاتا ہے۔ اس سنٹر کے زیر اہتمام ایک سہ ماہی مجلّہ "مطالعات آسیائی مرکزی و قفقاز" شائع ہوتا ہے جس میں وسطی ایشیا اور قفقاز کی ریاستوں (اور روس) کے اقتصادی' سماجی' سیاسی' مذہبی' ثقافتی اور متعدد دیگر شعبوں سے متعلق مقالات اور رپورٹیں شامل ہوتی ہیں۔ آئی پی آئی ایس کے زیر اہتمام ایک انگریزی سہ ماہی مجلّہ بھی "دی ایرانین جرنل آف انٹرنیشنل افیرز" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ اس مجلّے میں بھی دیگر بین الاقوامی امور کے علاوہ وسطی ایشیا' قفقاز اور روس سے متعلق بالعموم اور خطے کے ممالک کے ساتھ ایران کے تعلقات پر بالخصوص مضامین اور مقالے شائع کیے جاتے ہیں۔

آئی پی آئی ایس اور او آر ای کے زیر اہتمام خطے کے تمام ممالک کے ساتھ ایران کے اجتماعی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے متعدد منصوبوں پر کام ہورہا ہے۔ جن میں نو آزاد ممالک میں فارسی

زبان و ادب کی ترویج' خطے کے ممالک کے سفارت کاروں کی ٹریننگ' وسطی ایشیا سے متعلق تاریخی دستاویزات کی اشاعت' دانشوروں' سائنس دانوں اور ماہرین کے وفود کے تبادلے' سائنس اور تعلیم کے شعبوں میں تمام نو آزاد ممالک کے طلبہ کو وظائف کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔

او آر ای اور یونیسکو کے اشتراک سے وسطی ایشیائی ثقافت اور فنون کو فروغ دینے کے لیے ایک منصوبے پر کام جاری ہے۔ جرمن فاونڈیشن فارپولیٹکس اور او آر ای کے اشتراک سے وسطی ایشیاء کے سیاسی مستقبل کے حوالے سے تحقیقی پروگرام پر عمل ہورہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت پاکستان' ترکی' ایران' افغانستان اور چین جیسے پڑوسی ممالک پر سوویت یونین کے زوال کے اثرات کا جائزہ بھی لیا جائے گا۱۵۴۔